نمبر ۲۶ | مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ۲۷ اگست سر درد کے دورہ کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔

ضلع گورداسپور کی تبلیغی تنظیم مکمل ہو چکی ہے۔ دیگر اضلاع کے امراء و سکرٹری صاحبان کو بھی اپنے اپنے نظام تبلیغ کو مکمل کرنے کی طرف بہت جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

جماعتہائے گورداسپور کی پاس کردہ قرارداد کے مطابق پہلا جلسہ ۲۸ اگست سے سری گوبند پور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان اور مضافات سے بہت سے احباب وہاں تشریف لے گئے۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ، جناب میر قاسم علی صاحب اور دیگر کئی مبلغین بھی ۲۸ اگست سری گوبند پور کو روانہ ہوئے۔

رسالہ مسلم سن رائز امریکہ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ نے تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ سے ایک سہ ماہی رسالہ سن رائز بھی جاری کر رکھا ہے۔ جس میں نہ صرف اسلام کی خوبیوں پر دلچسپ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ بلکہ متلاشیان حق عیسائی صاحبان کے اسلام کے متعلق سوالات کے جواب بھی نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ دیئے جاتے ہیں۔ اور رسالہ بفضل خدا تبلیغ اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہو رہا۔ اور علمی طبقوں میں خاص وقعت اور قدر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس وقت تک رسالہ کے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں جن کے اخراجات امریکہ کے نو مسلم اصحاب نے ادا کئے۔ وہ آئندہ بھی حسب توفیق رسالہ کی مالی امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن چونکہ وہاں کی اقتصادی حالت بہت ہی زیادہ نازک ہو چکی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ ہندوستان کے احباب اس رسالہ کی خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور جلد سے جلد اسے اس قابل بنا دیں۔ کہ اپنے اخراجات خود برداشت کر سکے۔ سالانہ قیمت صرف تین روپے ہے۔ جو بہت معمولی ہے۔ احباب نظارت دعوت و تبلیغ کے ذریعہ قیمت بھیجکر خریدار بن سکتے ہیں۔ انگریزی دان اصحاب خود خریدار بنیں۔ اور دوسرے اصحاب اپنی طرف سے قیمت بھیجکر مستحق اصحاب کے نام رسالہ جاری کرا دیں۔ احباب کی معمولی سی توجہ سے رسالہ مسلم سن رائز اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اسلام کی بہت بڑی خدمت سر انجام دے سکتا ہے۔

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

حکومت ترکی کی ایک افسوسناک غلطی

اخبار العراق بغداد لکھتا ہے۔ شاہان عثمانیہ نے تاریخی اشیاء اور قیمتی دستاویزوں کو محفوظ رکھنے کے لئے باقاعدہ ادارہ قائم کیا ہوا تھا جس کا اہتمام ایک قابل عملہ کے سپرد تھا۔ مگر کمال پاشا نے اسے توڑ دیا۔ تاریخی دستاویزات ضائع ہونے لگیں۔ حکومت نے حکم دے دیا۔ کہ انہیں ردی میں فروخت کر دیا جائے چنانچہ ایک ناواقف کارکن نے اسے سو پونڈ میں ایک ترک کے پاس فروخت کر دیا۔ جس سے ایک امریکن نے یہ سب ردی چار ہزار ترکی پونڈ میں خرید لی اور اسے مانچسٹر لے گیا۔ اس میں بعض نہایت اہم دستاویزات تھیں جنہیں حکومت انگلستان نے ایک خطیر رقم دے کر خرید لیا۔ جب ترکی میں یہ خبر پہونچی۔ تو اخبارات نے سخت شور بپا کر دیا۔ اور عوام الناس نے بھی سخت احتجاج کیا اب حکومت نے ایک شخص کو انگلستان بھیجا ہے کہ ان کو دوبارہ خریدنے کے لئے سلسلہ جنبانی کرے۔ دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے ؛

امان اللہ خاں سوئٹزرلینڈ میں

اٹلی کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ سابق شاہ کابل امان اللہ خان سوئٹزرلینڈ چلے گئے ہیں۔ وہاں پر آپ نے ایک محل بھی خرید لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے پاس روپیہ کافی ہے ؛

سیاسیات عراق

حکومت عراق نے ابھی پچھلے دنوں حکومت برطانیہ سے ایک معاہدہ کیا ہے۔ اور اس کا دعویٰ ہے۔ کہ اس معاہدہ نے انتداب کی منسوخی اور جمعیۃ الاقوام میں عراق کے داخلہ کا راستہ کھول دیا ہے لیکن ملک کی رائے عامہ اس کے سخت خلاف ہے۔ اہل عراق اس معاہدہ کو دائمی انتداب کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ عراق کی وطنی حکومت کے پردہ میں برطانیہ کا دست استعمار کارفرما ہے۔ اس لئے جمہور اور حکومت میں اس وقت سخت کشمکش جاری ہے اور حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ جو تشدد آمیز رنگ اختیار کرتی جا رہی ہیں ؛

ماوراءے یردون میں ٹڈی دل

علاقہ ماوراءے یردون میں عرصے سے ٹڈی دل نے طوفان مچا رکھا ہے۔ مگر اس وقت تک حکومت نے اس کے اتلاف کے لئے کوئی کوشش نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ تمام کھیتوں اور فصلوں کا صفایا کرنے کے بعد اب اس نے بھیڑ بکریوں کو کھانا شروع کر دیا ہے ؛

قاہرہ میں عید میلاد کے موقعہ پر حادثہ

عید میلاد مصر میں ایک اہم تیوہار سمجھا جاتا ہے۔ مصری فوج کی پریڈ ہوتی ہے۔ جھنڈیاں وسیع خیمے نصب کئے جاتے ہیں مصر کا سرکاری افسر اور عوام سب وہاں جمع ہوتے ہیں۔ [illegible] لگتے ہیں۔ بادشاہ کا دربار ہوتا ہے علماء کے وعظ ہوتے ہیں۔ اس سال اس موقعہ پر کسی نے ایک دیوار پر بم رکھدیا۔ جو پھٹ گیا۔ جس سے بہت سی اشیاء تلف ہو گئیں۔ جانی نقصان کوئی نہیں ہوا۔ حکومت نے ریلوے ورکشاپ کے بعض ملازموں کو جو انتخابات کے موقعہ پر شورش میں حصہ لینے کی وجہ سے برطرف کر دیئے گئے تھے۔ بشبہ میں گرفتار کیا ہے ؛

لارڈ اردن کا جدید منصب

عربی جرائد لکھتے ہیں۔ کہ مصر کے موجودہ ہائی کمشنر عنقریب سبکدوش کئے جانے والے ہیں۔ اور ان کی جگہ لارڈ اردن کو دی جائے گی ؛

دمشق میں یوم تعطیل

دمشق میں اتوار کے بجائے جمعہ کو یوم تعطیل قرار دیا گیا ہے اور آئندہ حکومت کے دفاتر جمعہ کے روز بند ہوا کریں گے ؛

ملک فیصل انگریزی لباس میں

سابق شریف مکہ کے فرزند ملک فیصل والئے عراق اس وقت تک عربی لباس زیب تن کرتے تھے۔ آپ آج کل کمال پاشا کی ملاقات کے لئے انگورہ گئے ہوئے ہیں۔ اور پاشائے موصوف کے ہمراہ آپ کے جو فوٹو آئے ہیں۔ ان میں آپ خالص مغربی لباس پہنے ہوئے ہیں ؛

شام کی بادشاہت

معاصر الحیاۃ راوی ہے۔ کہ بیروت میں یہ خبر گرم ہے۔ کہ شاہ علی کو شام کا بادشاہ بنانے کا مسئلہ قریب قریب ختم ہو چکا ہے اور فرانسیسی وزارت نے اس پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے ہیں ؛

مصر میں غیر ملکی سرمایہ داروں پر ٹیکس کی تحریک

قاہرہ کے جریدہ الشعب نے مصر کی تمام سیاسی انجمنوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ حکومت پر زور ڈالیں۔ کہ وہ غیر ملکی سرمایہ داروں پر زیادہ ٹیکس لگائے۔ اور ان کو جو خاص مراعات حاصل ہیں۔ انہیں منسوخ کردے۔ کیونکہ ملک کو اس وقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن حکومت نہ تو غیر ملکی ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کی ہی جرأت کرتی ہے۔ اور نہ ہی غیر ملکی سرمایہ داروں پر ٹیکس لگانے کی ؛

مصر کا جدید قانون مطابع

مصر کے جدید پریس ایکٹ کے رو سے مصری اخبارات پر مختلف پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ایڈیٹر کا لازمی طور پر مصری رعایا اور ۲۵ سال سے زیادہ عمر کا ہونا ضروری ہے حکومت جس پرچہ سے چاہے ضمانت طلب کر سکتی ہے۔ چنانچہ معاصر الشوریٰ سے جو ایک ہفتہ وار اخبار ہے۔ تین ہزار شلنگ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ معاصر مذکور نے کچھ عرصہ کے لئے اپنی اشاعت ملتوی کر دی ہے ؛

بعض مسلمان لیڈر اور معاملات کشمیر

اب تو کچھ روداد مقتل ہم کو ناشنفی سنا	موت کی آئی ہے تو واں گرم بازاری بھی دیکھ
پابگل ہیں۔ کہنے کو آزاد ہیں سرو چمن	طاقت جنبش نہیں۔ تو ان کی لاچاری بھی دیکھ
دشمنان حق نے کرلی سلب آزادی تری	اپنی نادانی بھی دیکھ۔ اور ان کی عیاری بھی دیکھ
فتنہ ساماں بن رہا ہے تو جنوبی ہند میں	اپنے اختر کی یہاں آکر سیہ کاری بھی دیکھ
اے رسول پاک طینت صاحب صدق و صفا	رہبران ملت بیضا کی غداری بھی دیکھ
ہمت مردانہ باقی ہے نہ جوش و ولولے	کیا لگی ہے لیڈروں کے دل کو بیماری بھی دیکھ

مرتاض فیروزپوری

امیدوار استاد اور استانیاں درکار ہیں

قادیان کے مختلف سکولوں کے لئے حسب ذیل امیدوار استاد درکار ہیں۔ ان استادوں کی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ اور چونکہ وقت پر مناسب آدمی نہ ملنے سے ہرج واقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ ایک لسٹ ایسے مدرسین کی ہمیشہ موجود رہے جنہیں سے ضرورت کے وقت آدمی بلا لیا جایا کرے۔ سو جو صاحب اپنے نام امیدواروں کی لسٹ میں درج کرانا چاہتے ہیں وہ خاکسار کو اپنا نام عمر اور سرٹیفکیٹ چال چلن معہ تصدیق امیر جماعت احمدیہ مقامی۔ اور تعلیمی سرٹیفکیٹ و تجربہ وغیرہ سے اطلاع دیں تاکہ ان کے نام رجسٹر میں درج کر لئے جائیں۔ اور جب ضرورت ہو۔ ان کو بلا لیا جائے اس بات کی ممانعت نہیں۔ کہ وہ اور کسی جگہ بھی ملازمت تلاش کرتے رہیں ؛

(۱) جامعہ احمدیہ کے لئے۔ مولوی فاضل لائق تجربہ کار ٹرینڈ (۲) مدرسہ احمدیہ کیلئے مولوی فاضل۔ ٹرینڈ تبلیغی کلاس پاس سے اے وی۔ ایس وی۔ ایس اے وی۔ بی اے

(۳) ہائی سکول کے لئے۔ بی اے بی ٹی جو انگریزی یا ریاضی میں تجربہ کار ہو سینئر وی

(۴) گرلز سکول کے لئے استانیاں: جے وی۔ ایس وی جنہیں ایس وی۔ ایس اے وی

محمد اسمٰعیل پریزیڈنٹ کمیشن وناظر صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۲۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مومنوں کے لئے قربانی کا وقت

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

اللہ تعالیٰ کی سنت اپنے بندوں کے متعلق

اے برادرانِ جماعتِ احمدیہ! اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے گزارتا ہے۔ تب جاکر انہیں اپنے قرب سے مشرف کرتا ہے۔ چنانچہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جماعت کو سخت سے سخت ابتلاء میں ڈال کر اس کا امتحان نہ لیا ہو۔ یا مصائب کی بھٹی میں ڈال کر اسے صاف نہ کیا ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کے بندوں نے اپنے خون سے یا اپنے مال یا وطن کی یا عزیز واقارب کی قربانی سے اپنے صدق پر مُہر لگائی تبھی جاکر وہ خدا تعالیٰ کے مقبول ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور میں انہیں عزت بخشی ؛

دو طرح کی قربانیاں

ہاں اس کی سنت کے مطابق یہ قربانیاں شروع سے دو طرح کی چلی آئی ہیں۔ ایک وہ جو پے درپے اور متواتر اور تمام اقسام کی ہوتی تھیں۔ اور ایک وہ جو آہستگی سے لیکن لمبے عرصہ تک دینی پڑتی تھیں مقصد دونوں قسم کی قربانیوں کا ایک ہی تھا۔ گو طریق مختلف تھا اس امت میں بھی ضرور تھا۔ کہ دونوں قسم کی قربانیاں ہوں ؛

رسول کریمؐ اور آپ کے صحابہ کی قربانیاں

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ اور آپ کو۔ اور آپ کے صحابہ کو شدید قربانیاں جو تمام قسم کی قربانیوں پر مشتمل تھیں اور جو اپنی نظیر آپ ہی تھیں۔ ایک نہایت قلیل عرصہ میں ادا کرنی پڑیں اور خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کے مطابق اپنے فضل بھی اعلےٰ درجہ کے اور غیر معمولی ایک نہایت قلیل عرصہ میں نازل کئے۔ جن کو دیکھ کر دُنیا اب تک انگشت بدنداں ہے ؛

ایک بے کس یتیم زبردست بادشاہ بن گیا

ایک یتیم بچہ جس کو گاؤں کی کوئی غریب دایہ بھی قبول کرنے کو تیار نہ تھی۔ جس کی ساری پونجی ایک اونٹ تھا۔ اور وہ بھی اس کی بلوغت سے پہلے نہ معلوم کس طرح اِدھر اُدھر ہوگیا تھا۔ جس نے چالیس سال کی عمر تک گوشۂ تنہائی میں گزارے تھے۔ جو نہ پڑھنا جانتا تھا۔ نہ لکھنا۔ اور جس نے جب اپنی ماموریت کا اعلان کیا۔ تو سب سے زیادہ اس کے عزیز رشتہ دار ہی اس کے مخالف ہو گئے تھے جس کے وطن کا ہر فرد اس کے خون کا پیاسا تھا۔ جو کُچلا گیا۔ پیسا گیا۔ اور دکھ دیا گیا اور جس کے مٹانے کے لئے اپنے اور بیگانے سب جمع ہو گئے۔ اور گویا بڑوں اور چھوٹوں نے متحدہ طور پر اسے مٹانے کا تہیہ کر لیا جسے رات کی تاریکی میں اپنے وطن کو صرف ایک ساتھی کے ساتھ خیرباد کہکر ایک اجنبی بستی میں جہاں اس کے دوستوں کی تعداد سَو۔ سوا سَو آدمی سے زائد نہ تھی۔ جانا پڑا۔ ہاں وہی شخص صرف سات سال کے عرصہ میں ایک زبردست بادشاہ ہو گیا جس نے نہ صرف عرب کے مختلف قبائل کو جمع کر دیا۔ بلکہ عرب کے باہر بھی اس کی حکومت کا دامن وسیع ہو گیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ جو پہلے اس کے خون کے پیاسے تھے۔ ان کے دلوں پر اسے ایسی حکومت عطا ہوئی۔ کہ وہ اپنی جانیں اور اپنے مال سب ہی کچھ اس پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانی

یہ تو وہ قربانی تھی جسے شدت کے ساتھ اور تھوڑے عرصہ میں ادا کرنا پڑا۔ اور تھوڑے ہی وقت میں خدا تعالیٰ نے اس کا بدلہ بھی دیدیا۔ یہ قربانی بھی آنکھوں کو خیرہ کرنے والی تھی۔ اور اس کا ثمر بھی آنکھوں کو چندھیا دینے والا تھا لیکن ابھی اسلام نے دوسری قربانی پیش کرنی تھی۔ ایک دُکھے ہوئے دل کی قربانی۔ ایک خاموش زبان کی قربانی۔ اُس آہ کی قربانی جو لبوں سے نکلنے سے پہلے ہی دبا دی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چنا ہوا تھا ازل سے یہی مقدر تھا۔ کہ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے وہ قربانیاں دلوائے۔ جو آہستگی سے لیکن ایک لمبے عرصہ تک دلوائی جاتی ہیں ؛

ازلی تقدیر کا منشاء

پس ممکن ہی نہیں۔ کہ بغیر ان قربانیوں کے ہماری جماعت ترقی کر سکے۔ کیونکہ اگر ترقی مل جائے۔ تو قربانی کا موقعہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اور ایک ازلی تقدیر پوری ہوئے بغیر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ط کیا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ صرف اس قدر کہدیں۔ کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اور اتنا کہنے پر اللہ تعالیٰ انہیں بغیر ابتلاؤں میں ڈالنے کے چھوڑ دے۔ اور مقدر ترقیات دیدے یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہیں وہ قربانیاں جو ترقیات کے لئے ضروری ہیں۔ ضرور دینی پڑیں گی۔ اور تب جاکر انہیں کامیابی ہوگی ؛

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کی نوعیت یہ بیان فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ط ہم ضرور تم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ سے آزمائیں گے۔ اور اے ہمارے رسولؐ! تو ان لوگوں کو جو ان ابتلاؤں کے اوقات میں اپنے راستہ سے ہٹیں نہیں اور مضبوطی سے دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ ہماری طرف سے بشارت اور خوشخبری پہونچا دے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے ؛

سب ترقیات قربانیوں سے وابستہ ہیں

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ سب ترقیات خواہ روحانی ہوں یا جسمانی قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور قربانیاں بھی وہ جو عام طور پر لوگوں کو متزلزل کر دیتی ہیں۔ پس جب تک اس حد تک ہماری جماعت کی قربانیاں نہ پہونچیں۔ حقیقی ترقیات نہیں ہو سکتیں۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی تھی ضرور ہے۔ کہ ایسے سامان پیدا ہوں۔ جن کی امداد سے ہماری جماعت کو ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ چند سال سے لیے

سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور مجھے نظر آتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کو مالی قربانیاں ایسی حد تک کرنی پڑیں گی۔ جو واقع میں دل کی طہارت اور رُوح کی ترقی کا موجب ہو سکیں ٭

دُنیا کی مالی حالت کی خرابی

تین سال سے متواتر دُنیا کی مالی حالت خراب ہو رہی ہے۔ اور سلسلہ کے کاموں کی زیر باری بھی لازماً بڑھ رہی ہے۔ اور آئندہ اور بھی بڑھنے کا ڈر ہے۔ کیونکہ ماہرین اقتصادیات کا اندازہ ہے۔ کہ چار پانچ سال تک دُنیا کا مالی توازن درست ہوتا ہوا نظر نہیں آتا بجیب تو اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہے۔ لیکن یہ امر صاف ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کو حقیقی مالی قربانیاں کرنے کی توفیق دینے کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی سامان پیدا ہونے تھے۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت یوسف علیہ السلام سے مشابہت کی بنیاد پر سات سال کی خطرناک مالی تنگی کا دُنیا کو سامنا ہو۔ اور اسی مشابہت کے سامنے آپ کی جماعت کو بھی ایسی قربانیوں کی توفیق ملے۔ جو انہیں دین و دُنیا کی عزت دلانے کا موجب ہو ٭

قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ

پس اے دوستو! آپ کو ان قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ کہ جو مومن اور منافق میں فرق کر دیتی ہیں۔ کئی دوست مجھ سے کہا کرتے تھے۔ کہ ہمیں جماعت کو ایسے طریق پر چلانا چاہیئے کہ پُوری قربانی کی رُوح ان میں پیدا ہو جائے۔ مگر میں ہمیشہ انہیں یہی جواب دیا کرتا تھا۔ کہ قربانی نسبتی ہوتی ہے۔ اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ کہ امارت اور غربت کو مٹا دیا جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ امیر اور غریب سے یکساں قربانی کا مطالبہ کیا جائے۔ پس اس اصل پر میں قربانیوں کا مطالبہ کرتا رہا ہوں۔ جیسا زمانہ آیا۔ اس کے مطابق قربانیوں کا مطالبہ کیا۔ اور یہی طریق اسلامی ہے۔ چنانچہ اس وقت جب کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ خطرناک مالی مشکلات سامنے آ رہے ہیں۔ میں جماعت کو ہوشیار کر دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ ضرورت کے موقعہ پر وہ الٰہی سلسلہ کی امداد سے پیچھے نہ رہ جائیں ٭

سلسلہ کا قرض اتار دیا جائے

اسی سلسلہ میں آئندہ مشکلات کو مدنظر رکھتے ہُوئے جبکہ زمیندار طبقہ ایک عرصہ کے لئے قریباً دیوالیہ ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سرِدست فی الحال اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ سلسلہ کا پچھلا قرضہ اتار دیا جائے۔ تاکہ آئندہ جدوجہد میں ہمیں مشکلات نہ پیش آئیں۔ یہ قرضہ قریباً ۷۵ ہزار ہے۔ اور اس کی وجہ سے سلسلہ کے روزمرہ کے کام بھی رُک رہے ہیں۔ اگر ہم نے اس سال اس قرض کو نہ اتارا۔ تو مجھے ڈر ہے۔ کہ آئندہ اگر ملک کی حالت مزید خراب ہُوئی۔ تو اس کا اتارنا قریباً ناممکن ہو جائے گا ٭

قرض کوئی خاص قرض نہیں۔ بلکہ سالانہ بجٹ چونکہ آمد سے پورا نہیں ہوتا رہا۔ اس وجہ سے اسے پورا کرنے کے لئے کئی سال سے کچھ نہ کچھ رقم قرض لینے کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔ یہ قرض کچھ تو دوستوں سے لیا گیا ہے۔ کچھ قادیان کے تاجروں کا ہے۔ جن سے سلسلہ نے چیزیں ادھار خریدیں۔ اور ان کی رقم ادا نہیں کی۔ اور کچھ سلسلہ کے کارکنوں کا ہے۔ جن کو قریباً چار ماہ کی تنخواہ نہیں ملی۔ اور مختلف مدات کا قرض نہیں۔ جیسا کہ بعض دوستوں کا خیال ہے ٭

اس سال زمینداروں کی آمد کم ہونے کے سبب سے آمد اور بھی کم ہو رہی ہے۔ اور شائد سال کے آخر تک یہ قرض ایک لاکھ روپیہ تک پہونچ جائے۔ اور اس صورت میں یہ یقینی امر ہے۔ کہ سلسلہ کا سب کام رُک جائے گا۔ اور ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کے حضور میں ایک بہت بڑی جواب دہی کے نیچے آ جائے گی۔ اور بجائے ثواب کے خدانخواستہ عذاب کی مستحق بن جائے گی ٭

ایک ماہ کی آمد دو

پس ان حالات کو دیکھتے ہُوئے اور آئندہ خطرات کو مدنظر رکھتے ہُوئے ہمارا اہم فرض ہے۔ کہ اس سال اس قرض کو ادا کر دیں تاکہ آئندہ اس کی ادائیگی ناممکن نہ ہو جائے۔ اور اس کے لئے میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ اس سال پھر جماعت کے تمام افراد اپنی ایک ماہ کی آمد سلسلہ کی ضروریات کے لئے دے دیں۔ اور وہ اس طرح کہ ⅓ اپنی آمد کا ستمبر۔ اکتوبر۔ اور نومبر میں ادا کر دیں۔ اور جو ہندوستان سے باہر کے دوست ہیں۔ وہ اکتوبر سے دسمبر تک اس رقم کو ادا کر دیں ٭

ایک رعایت

اس سے پہلے بھی ایک دو موقعوں پر احباب سے ایک ماہ کی تنخواہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس دفعہ میں ایک اور رعایت بھی کرتا ہُوں۔ اور وُہ یہ کہ اس چندۂ خاص میں تین ماہ کا چندہ ماہواری یا چندۂ وصیت اور چندۂ جلسہ سالانہ بھی شامل سمجھا جائے۔ گویا ایک ماہ کی آمد ادا کرنے کے ساتھ ہی تین ماہ کا چندہ اور چندۂ جلسہ سالانہ بھی ادا سمجھا جائے ٭

کس قدر روپیہ آسانی سے جمع ہو سکتا ہے

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہماری جماعت بہت غریب ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اگر جماعت کے تمام احباب نیک نیتی۔ اور خلوص کے ساتھ اس رقم کو ادا کریں۔ تو دو سے تین لاکھ تک کی رقم آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔ جس سے قرض بھی اُتر سکتا ہے۔ اور جلسہ سالانہ اور ماہواری اخراجات بھی ادا ہو سکتے ہیں۔ بلکہ کچھ رقم پس انداز بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر جماعت میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ اور معذور بھی۔ اور پھر کئی لوگ اس طرح پراگندہ ہیں۔ کہ ان سے چندہ وصول کرنا مشکل ہے۔ اور کئی جماعتیں اور افراد نئے ہیں۔ کہ ان پر ایسے بوجھ کو بااصرار نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر احباب اخلاص سے کوشش کریں۔ تو سوا لاکھ روپیہ آسانی سے جمع کیا جا سکتا ہے۔ جس میں سے سولہ ہزار جلسہ سالانہ کا خرچ اور اڑتالیس ہزار تین ماہ کا چندہ نکال کر اکسٹھ ہزار کی رقم قرضوں کی ادائیگی کے لئے بچ جاتی ہے۔ اگر کوشش کر کے صدر انجمن بعض جائدادیں فروخت کر دے تو دس پندرہ ہزار روپیہ اس طرح بھی جمع کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح کل قرض ادا کیا جا سکتا ہے۔ باقی رہی وہ کمی جو آمد کی غیر معمولی کمی سے اس سال واقع ہو رہی ہے اس کا تدارک بجٹ میں کمی کر کے کر دینا چاہئے۔ تاکہ آئندہ قرض نہ بڑھے۔

وُہ جو تھک گیا۔ ہمارا دوست نہیں

برادران! مجھ سے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے بعض دوست چندے دیتے دیتے تھک گئے ہیں۔ میں ان دوستوں کی رائے کو بالکل غلط سمجھتا ہوں۔ وُہ جو تھک گیا۔ وُہ ہمارا دوست نہیں۔ ہم چندہ دیکر خدا تعالےٰ پر احسان نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ ہم پر احسان کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت سے آزاد رکھا ہے۔ اس لئے میں وصیت کرنا خلافِ شریعت سمجھتا ہوں۔ لیکن اس شکریہ میں کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے اوسطاً پانچواں حصہ اپنی آمد کا چندوں اور للّٰہی کاموں میں خرچ کرتا ہوں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ بلکہ مَیں تو گھر کے خرچ کے لئے جو قرض لیتا ہُوں۔ اس میں سے بھی چندہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہم اپنی ضرورتوں کے لئے قرض لیتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے لئے قرض کیوں نہ لیں حق یہی ہے۔ کہ اگر ہم مالی قربانی جو سب سے ادنیٰ قربانی ہے پوری طرح نہیں کر سکتے۔ تو دوسری قربانیاں جو اس سے زیادہ ہیں۔ کب کر سکیں گے!

ملازموں کے لئے آسانیاں

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ دن سخت تنگی کے ہیں۔ لیکن ملازموں کے لئے یہ دن آرام کے بھی ہیں۔ کیونکہ ان کی آمدنیاں وہی اور اخراجات بوجہ ارزانی کے کم ہو گئے ہیں۔ پس اس طبقہ کو خصوصاً سلسلہ کی مالی خدمات میں پہلے سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے ٭

زمینداروں اور تاجروں سے

لیکن زمینداروں اور تاجروں کو بھی یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ تنگی میں ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے حضور میں وہ بری ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ اے لوگو اپنے رب کی مغفرت کے حصول کے لئے اور اس جنت کے حصُول کے لئے جس کی قیمت آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو ان متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جلدی سے قدم بڑھاؤ ٭

اسی طرح فرماتا ہے وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ انصار کو اللہ تعالےٰ نے یہ فضیلت دی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کاموں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں خواہ خود تنگ حال ہی کیوں نہ ہوں پس اصل ایمان یہی ہے۔ کہ انسان مشکلات کے وقت میں بھی اپنی طاقت کے مطابق قربانی کرے۔ کیونکہ اسی وقت تو اس کے امتحان کا وقت آتا ہے۔ ورنہ کشائش میں تو لوگ تماشوں اور کھیلوں پر بھی بڑی بڑی رقوم خرچ کر دیتے ہیں ٭

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس اعلان کے پہنچتے ہی ہر جگہ کی جماعتیں فوراً اس اعلان کے مطابق تین ماہ میں اپنی ماہوار آمد کا ⅓ حصہ برابر تین ماہ تک بیت المال میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں گی۔ اور اس امر کی مستحق بنیں گی کہ اللہ تعالےٰ انہیں مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی ایک اجر ہے۔ اور ایک قربانی دوسری قربانی کے لئے رستہ کھول دیتی ہے

احمدیت کے اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تحقیر کا غلط الزام

عیسائیوں کی باسی کڑھی میں ابال

عیسائیوں نے یہ محسوس کر کے کہ احمدیت نے ہر میدان میں انہیں شکست فاش دے کر اور ان کے عقائد کو عقلی اور نقلی دونوں لحاظ سے بے بنیاد ثابت کر کے ان کی ترقی کے رستہ میں ناقابل عبور روک پیدا کر دی ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ سے کوئی تعلیم یافتہ اور سمجھدار غیر عیسائی عیسائیت کی صداقت کا قائل ہو کر عیسائی نہیں ہوا۔ نئے سرے سے احمدیت کی مخالفت شروع کی ہے۔ چنانچہ ان دنوں ان کی باسی کڑھی میں خاص ابال نظر آ رہا ہے۔ اور وہ دوسروں کا اگلا ہوا یہ اعتراض بڑے طمطراق سے دوہرا رہے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے اقوال میں تناقض پایا جاتا ہے۔

بائیبل میں تناقض

یہ کوئی ایسا اعتراض نہیں۔ جسے بارہا بالکل غلط ثابت نہ کیا جا چکا ہو۔ لیکن تعجب ہے اب ان لوگوں کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ جن کی الہامی کتاب اول سے آخر تک اختلافات سے مملو ہے۔ بیسیوں نہیں سینکڑوں اختلافات ہیں۔ جو بائیبل میں پائے جاتے ہیں۔ کیا عیسائی یہ کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ بائیبل میں کوئی اختلاف نہیں۔ اگر وہ خود اقرار کرتے ہوں۔ یا انہیں اقرار کرنا پڑتا ہو۔ کہ بائیبل میں سینکڑوں اختلافات اور تناقضات ہیں۔ تو پھر انہیں اس قسم کا اعتراض کبھی اور پر کرنے کا حق نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تحقیر کا غلط الزام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس قول میں تناقض ظاہر کیا گیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے کہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تحقیر کی ہے۔ اور کہیں عزت کی ہے۔ مگر یہ تناقض محض کج فہمی کی وجہ سے قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری جو خدا کے نبی اور رسول تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی جگہ بھی ان کی تحقیر کے لئے کوئی لفظ استعمال نہیں کیا۔ بلکہ بعض جگہ جو سخت الفاظ ہیں وہ عیسائیوں کے "یسوع" کی نسبت ہیں۔ اور عیسائیوں کے مسلمات کی بنا پر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اسکی وضاحت فرماتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اس بات کو ناظرین یاد رکھیں۔ کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرح سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے۔ اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے۔ اور آنے والے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے۔ اور آنحضرت صلعم کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے ہیں جس کا قرآن میں ذکر نہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کرتا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت مکذب تھا۔ اور اس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں۔ کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی"۔ (آریہ دھرم ٹائیٹل آخری)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا۔ کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں"۔ (انجام آتھم صد ۱۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معترضانہ رنگ میں جو کچھ لکھا۔ وہ قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں۔ بلکہ ایک ایسے شخص کے متعلق ہے۔ جس کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال میں کوئی تناقض نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکریم

اب اس امر کے ثبوت کے لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائز تعظیم و تکریم کی۔ چند حوالجات پیش کئے جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو ان کی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے"۔ (ایام الصلح صد ۲)

پھر لکھتے ہیں:۔

"ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں۔ تو پھر کیونکر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں"۔ (کتاب البریہ صد ۹۳)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ کوئی انسان حسین یا حضرت عیسےٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید من عادیٰ لی ولیاً اس کو دست بدست پکڑ لیتا ہے"۔ (اعجاز احمدی صد ۳۵)

پھر لکھا ہے:۔

"میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے۔ کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا"۔ (کشتی نوح صد ۱۶)

اتنے واضح الفاظ کے باوجود یہ کہنا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تحقیر کی انتہا درجہ کی شرارت نہیں تو اور کیا ہے۔

الزامی جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ آپ نے پادریوں کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق گالیوں اور بدزبانیوں کو روکنے کے لئے یسوع کے متعلق خود ان کے خیالات ان کے مسلمات سے پیش کر دیئے۔ تا وہ اپنے گھر کو دیکھ کر اس ناپاک روش سے باز آئیں۔ اور سمجھیں۔ کہ شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ باری کرنا شیوۂ دانشمندی نہیں۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں:۔

هذا ما كتبنا من الاناجيل على سبيل الالزام وانا نكرم المسيح ونعلم انه كان تقيا ومن الانبياء الكرام (ترغیب المومنین صد ۱۹ حاشیہ)

یعنے یہ تمام باتیں اناجیل کے رو سے الزامی رنگ میں کہی گئی ہیں۔ ورنہ ہم حضرت مسیح کی عزت کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مقدس کا بہر حال لحاظ ہے اور صرف فتح مسیح (پادری) کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری سے کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکالی ہیں۔ اور ہمارا دل دکھایا ہے"۔ (فتح مسیح صد ۲)

اسی طرح فرمایا:۔

"ہم اس سچے مسیح کو مقدس اور بزرگ اور پاک جانتے اور مانتے ہیں۔ جس نے نہ خدائی کا دعویٰ کیا نہ بیٹا ہونے کا اور جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی خبر دی۔ اور ان پر ایمان لایا"۔ صد ۱۳

پس حضور نے جو کچھ لکھا۔ محض الزامی رنگ میں لکھا۔ اور ایسے موقع پر جبکہ ایک فریق ہمارے جان و دل سے پیارے رسول سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بدترین حملے کر رہا تھا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر کشمیر ڈے کس طرح منایا گیا

سارے ہندوستان میں مسلمانانِ کشمیر کی حمایت میں پُر جوش جلوس اور عظیم الشان جلسے

اگرچہ الفضل کے کئی پرچوں کا بہت بڑا حصہ ان اطلاعات کے لئے وقف کر دیا گیا۔ جو ۱۴ اگست کے کشمیر ڈے کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سکرٹری مولانا عبدالرحیم صاحب درد۔ ایم۔ اے کو موصول ہوئیں۔ اور اکثر اطلاعات نہایت اختصار کے ساتھ درج کی گئیں۔ تاہم وہ پیچھا کافی نہ ہوئے۔ اور ابھی تک بکثرت اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جو خلاصۃً درج ذیل کی جاتی ہیں ؛ ایڈیٹر

دہلی میں عظیم الشان جلسہ اور جلوس

۱۴ اگست پایہ تخت دہلی میں اسلامی جوش و خروش کا نظارہ گزشتہ تحریک خلافت کے بعد پھر دیکھنے میں آیا۔ جبکہ یوم کشمیر کا جلوس بڑے بڑے بازاروں سے نکل رہا تھا۔ اور نوجوان رضا کاروں کے فلک شگاف نعرے غم والم میں ڈوبے ہوئے بلند ہو رہے تھے۔ تمام رضا کار برہنہ سر تھے۔ ماتمی صورتیں تھیں۔ سیاہ جھنڈا آگے آگے تھا۔ اور غم انگیز نظمیں پڑھ رہے تھے۔ قدم قدم پر "اسلام زندہ باد" "شہدائے کشمیر زندہ باد" "مظلومین کشمیر زندہ باد" کے نعرے لگ رہے تھے۔ پولیس کے غیر معمولی مظاہرے نے اس جلوس کی شان میں اور اضافہ کر دیا جس سے تمام شہر میں بے چینی پیدا ہو گئی تھی۔ کہ جلوس کانگرس کے بھی نکلا کرتے تھے۔ لیکن کبھی اسقدر پولیس کا مظاہرہ نہیں ہوتا تھا حوض قاضی۔ چاندنی چوک۔ کھیوڑی وغیرہ پر پولیس کے یکجا متعین تھے۔ سٹی مجسٹریٹ اور ایک اور مجسٹریٹ جلوس کے ہمراہ تھے۔ اور تقریباً ۷۰۔ ۸۰ مسلح کانسٹیبل جلوس کے پیچھے تھے۔ جلوس جامع مسجد پر ختم ہوا۔ یہاں بعض ارکان جلوس نے تقریریں کیں۔ نامہ نگار

پونا میں جلسہ

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء کو بسر پرستی جناب سیٹھ ہاشم مولیدنیا صاحب و جناب سید اشرف علی صاحب میونسپل کونسلر و جناب پاپا میاں کریم صاحب میونسپل کونسلر و جناب عبدالستار خان صاحب کونسلر کشمیر ڈے منایا گیا۔ جلوس بعد نماز جمعہ جس میں بہت کثرت سے لوگ شامل تھے۔ ہاتھوں میں سیاہ جھنڈیاں لئے ہوئے اور اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا تمام بڑے بڑے بازاروں سے گزر کر بالی والا تھیٹر ہال میں پہنچا۔ جہاں پر جناب عبدالباقی صاحب سکرٹری انجمن فدائیان اسلام و جناب عبدالرزاق خان صاحب نے نہایت ہی دردناک تقاریر کیں۔ اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ جن کی کاپیاں جناب وائسرائے ہند و جناب گورنر بمبئی و جناب مہاراجہ صاحب کشمیر کی خدمت میں روانہ کی گئیں۔ جلوس و ہال کا تمام خرچ جناب سیٹھ ہاشم مولیدنیا صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔ جو کہ شکریہ کے خاص طور پر مستحق ہیں۔ خاکسار محمد اسمعیل

گلیانہ ضلع گوجرات میں جلسہ

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اعلان کے مطابق گلیانہ ضلع گجرات میں جلسہ کشمیر ڈے منایا گیا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ خاکسار عبدالعزیز

کومیلا میں جلسہ

مسلمانانِ کومیلا کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت دولت احمد صاحب لیڈر عیدگاہ میں منعقد ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے ؛ نامہ نگار

چک ۲۸۵ (ضلع لائل پور) میں جلسہ

۱۴ اگست مسلمانان کشمیر کی حمایت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدر شیخ خورشید علی صاحب سابق ایڈیٹر اخبار کشمیر سیالکوٹ قرار پائے صدر جلسہ نے نہایت دردانگیز الفاظ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے مسلمانان کشمیر کی مظلومی اور بے بسی کا نقشہ ایسے رنگ میں کھینچا۔ کہ سامعین کے دلوں پر رقت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد خاکسار نے مسلمانان کشمیر کی حالت کا نقشہ ایک نظم کے ذریعہ مسلمانوں کے سامنے کھینچا جس کا اثر بھی عمدہ ہوا۔ اس کے بعد میاں سید احمد صاحب کی تحریک اور مسلمانوں کی تائید کے ساتھ مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ خاکسار سید محمد اصغر سکرٹری کشمیر کمیٹی

عارف والا میں جلسہ

کشمیر ڈے منانے کے لئے ۱۴ اگست زیر صدارت جناب لفٹنٹ چودہری علی محمد صاحب جلسہ ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ خاکسار سلطان احمد جائنٹ سکرٹری

جالندھر چھاؤنی میں جلسہ

حسب ہدایات آل انڈیا کشمیر کمیٹی ۱۴ اگست بعد نماز جمعہ جامع مسجد جالندھر چھاؤنی میں چھاؤنی کے تمام مسلمانوں کا بلا لحاظ فرق ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ابتداءً ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ صاحب نے جو جالندھر چھاؤنی کے ممتاز مسلمانوں میں خاص حیثیت رکھتے ہیں۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اور ان مظالم کا ذکر کیا۔ جو اس وقت کشمیر گورنمنٹ کے عمال کی طرف سے کشمیر کے مسلمانوں پر روا رکھے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد بالاتفاق مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے خاکسار فضل الدین سکرٹری

رہتک میں جلسہ اور جلوس

۱۴ اگست ایک جلوس بعد نماز جمعہ سبزی منڈی سے شروع ہو کر بڑے بڑے بازاروں سے گزرتا ہوا پانچ بجے عیدگاہ میں ختم ہوا۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولانا محمد راغب صاحب سفیر انجمن علیگڑھ نے حالات کشمیر پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت موثر تقریر فرمائی۔ اور زیر صدارت خان صاحب ظفریاب خان صاحب جمعدار ادو نیشنز مجوزہ قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں ؛ خاکسار مقیم الدین سکرٹری انجمن احمدیہ رہتک

اٹھوال میں مسلمان خواتین کا جلسہ

۱۴ اگست۔ انجمن خواتین جماعت احمدیہ اٹھوال کا ایک جلسہ واقعات ریاست جموں و کشمیر کے متعلق منعقد ہوا۔ حاضرات کی تعداد ۲۰۰ تھی خاکسار نے مسلمانان جموں و کشمیر کے حالات سنائے۔ اور مجوزہ قراردادیں بالاتفاق آراء پاس کی گئیں۔ ؛ خاکسار، منیر بیگم سکرٹری انجمن خواتین جماعت احمدیہ اٹھوال

کشمیر ڈے پر مستورات شہر سیالکوٹ کا جلسہ

۱۴ اگست زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ بصدارت سیدہ فضیلت خاتون صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ مستورات شہر سیالکوٹ کا نہایت عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر میں جناب صدر نے مستورات پر واضح کیا۔ کہ قومی ترقی کا راز مستورات کی بیداری اور قربانی میں مضمر ہے۔ صحابیات کی قربانیوں کا بے نظیر نمونہ پیش کرتے ہوئے عورتوں میں ایک روح پیدا کی گئی۔ اس کے بعد سیدہ محمودہ ماہ صاحبہ محترمہ سیدہ رفعت صاحبہ۔ سیدہ عصمت صاحبہ۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اور محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ نے پرزور تقاریر کرتے ہوئے۔ ریزولیوشنز پاس کئے۔ جن کی نقول فوراً متعلقہ کو بھیجدی گئیں۔ نامہ نگار

پرکھوٹ ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ

۱۴ اگست کشمیر ڈے منانے کے لئے پہلے جلوس نکالا گیا جو موضع کی گلیوں سے ہوتا ہوا جلسہ گاہ میں پہنچا۔ جہاں بصدارت چودہری کمیں صاحب۔ میاں غلام نبی صاحب منشی اللہ دتہ صاحب۔ چودہری محمد ابراہیم صاحب۔ نمائیں غلام محمد صاحب چودہری محمد اسمعیل صاحب اور میاں عبدالحی صاحب احمدی نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے ؛

خاکسار اللہ دتہ سیکرٹری

گوکھووال ضلع لائل پور میں جلسہ

۱۴ر اگست مسلمانان گوکھووال چک ۱۲۱ ضلع لائل پور کا ایک جلسہ مسلمانان کشمیر پر جو مظالم حکومت کشمیر کی طرف سے ہو رہے ہیں ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ صدر حکیم سید محمد حسن شاہ صاحب تھے۔ مولوی محمد علی صاحب نے کشمیر کے مختصر حالات بیان فرمائے۔ پھر ماسٹر فرزند علی صاحب نے مسلمانان کشمیر کی موجودہ تکالیف کا مفصل ذکر کیا۔ اور مسلمانان ہند کے اہم فرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہالیان گوکھووال کو پوری پوری کوشش اپنے بھائیوں کو مظالم سے آزاد کرانے کی کرنی چاہیئے اس کے بعد چوہدری محمد یعقوب صاحب نے ریزولیوشنز پیش کئے جو بالاتفاق پاس ہوئے ؛

خاکسار محمد طفیل سکرٹری جلسہ

کسراں میں جلسہ

۱۴ر اگست زیر صدارت جناب میاں شاہ زبیر صاحب امام مسجد جلسہ کیا گیا۔ منشی محمد خان صاحب نے تقریر کی۔ اور مجوزہ قراردادیں بالاتفاق پاس کی گئیں۔ خاکسار۔ غلام محمد

لکھنؤ میں جلسہ

۱۴ر اگست امین الدولہ پارک میں ایک جلسہ عام مسلمانان کشمیر پر مظالم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے بصدارت منشی محمود علی صاحب منعقد ہوا۔ مولانا غلام احمد صاحب مجاہد نے کشمیر کے حالات و واقعات پر ایک پرمغز و جامع تقریر کی آپ نے بتایا کہ مسلمانوں پر وہاں کس طرح عرصہ زمین تنگ ہے۔ اور ان پر جور و تعدی کی کوئی انتہا باقی نہیں۔ کہیں اذان بند۔ کہیں گولی چلائی جاتی ہے کہیں قرآن کریم کی بے حرمتی کی گئی۔ کہیں بچوں اور عورتوں کو ڈنڈوں سے پیٹا گیا۔ آپ کی تقریر کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مجوزہ تجاویز اتفاق آراء سے منظور کی گئیں ؛ (نامہ نگار)

کوٹ باجوہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۴ر اگست کشمیر ڈے منایا گیا۔ موضع میانوالی۔ خانوالی بھوڈی پلیاں اور گدیاں کے لوگ بھی شامل تھے۔ نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ نہایت شاندار تھا۔ جلوس موضع خانوالی کے ارد گرد چکر لگاتا ہوا اور موضع میانوالی کے گلی کوچوں میں گھومتا ہوا جلسہ گاہ میں ختم ہوا۔ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب صدر جلسہ تجویز ہوئے۔ آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد جناب نذیر احمد صاحب برق نے تقریر کی۔ اور لوگوں کو حکومت کشمیر کے ظلم و ستم سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے ؛

خاکسار۔ رحمت خان سکرٹری جلسہ

رنگون میں شاندار جلسہ

مسلمانان کشمیر کے متعلق رنگون کے مسلمانوں کا متفقہ جلسہ زیر صدارت مولانا احمد اشرف صاحب راندھیری منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد تین ہزار سے زائد تھی۔ مسٹر اے۔ کے۔ غنی نے تقریر فرمائی اور مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ کشفی شاہ از رنگون ؛

کوٹلی افغاناں ضلع گجرات میں جلسہ

۱۴ر اگست کشمیر ڈے منایا گیا۔ میاں قطب صاحب کو صدر مقرر کیا گیا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کی نظم بابو محمد عبدالرزاق صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ اور حالات کشمیر سنائے۔ پھر مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ چندہ بھی جمع ہوا۔ خاکسار۔ محمد امین امام مسجد ؛

تہال ضلع گجرات میں جلسہ

۱۴ر اگست بموجب ہدایت آل انڈیا کشمیر کمیٹی حکومت کشمیر کے مظالم کے خلاف مسجد شمالی میں زیر صدارت خاکسار بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے مدرسہ تہال کے صحن سے جلوس کو ترتیب دی گئی۔ جلوس سارے گاؤں میں چکر لگاتا ہوا۔ جلسہ گاہ میں پہنچا۔ اور کاروائی جلسہ شروع ہوئی۔ خاکسار نے سب کو کشمیر کے مظالم کے حالات سنائے سامعین پر بڑا اثر ہوا۔ پھر مجوزہ ریزولیوشنز بہ اتفاق آراء پاس ہوئے۔

خاکسار۔ محمد دین

کرنال میں جلسہ

۱۴ر اگست بعد نماز جمعہ جامع مسجد درگاہ حضرت قلندر صاحب میں زیر صدارت جناب مولوی حاجی حکیم ظہور الدین صاحب مسلمانان کرنال کا ایک جلسہ متعلق یوم کشمیر منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ جن میں بابو احمد جان صاحب منشی انوار الدین صاحب۔ بابو محمد عظیم صاحب احمدی۔ ڈاکٹر منظور حسین صاحب ڈاکٹر محمد اعظم صاحب ہاشمی۔ اور حافظ اللہ بندہ صاحب امام جامع مسجد خاص طور پر قابل ذکر ہیں ؛

بابو احمد جان صاحب نے اپنی پرزور تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو آگاہ کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کا یہ ایک اسلامی فرض ہے کہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ کشمیری مسلمان بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ اس کے بعد بابو محمد عظیم صاحب احمدی نے حالات کشمیر سنائے۔ بعدہٗ منشی محمود حسن صاحب نے اپنی مختصر لیکن معنی خیز تقریر میں مظالم کشمیر پر روشنی ڈالی۔ اور مجوزہ قراردادیں پیش کیں جو جناب صدر کی تائید اور حاضرین جلسہ کی متفقہ تائید سے منظور ہوئیں ؛

خاکسار۔ محمد یٰسین خان سکرٹری کشمیر کمیٹی کرنال

موضع پڑی۔ و زیارت میں جلسہ

۱۴ر اگست ایک جلوس موضع زیارت اور پڑی میں نہایت تزک و احتشام سے نکالا گیا۔ جامع مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ مولوی عبدالحق صاحب پریذیڈنٹ مقرر ہوئے۔ بعدہٗ مولوی گل محمد صاحب امام مسجد نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد سکول کے چند طلباء نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ سردار کریم خان صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد حاضرین پر واضح کئے۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے مفصل لیکچر دیا۔ اور حاضرین پر کشمیر کے لوگوں پر جس قدر ظلم و ستم ہو رہے ہیں۔ واضح کئے۔ بالآخر مجوزہ قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

خاکسار۔ شیر علی

پنڈ سلطانی میں جلسہ

۱۴ر اگست مسلمانان پنڈ سلطانی کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب ملک خان خواص صاحب بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد ...۲ کے قریب تھی۔ جلسے کا آغاز مولوی محمد عبداللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے فرمایا۔ بعد ازاں مولوی محمد یوسف صاحب نے جلسے کے مقاصد بیان کرنے کے بعد کشمیر کے مظلومین کی امداد کی تحریک کی۔ اس کے بعد ایم۔ محمد جعفر صاحب نے ایک تقریر کی۔ جس میں کشمیر کے معاملہ کی اہمیت بیان کی۔ اور چندے کی تحریک کی۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز پیش ہوئے۔ جو باتفاق آراء پاس کئے گئے۔ خاکسار۔ احمد دین سکرٹری جلسہ

ہوشیار پور میں جلسہ

۱۴ر اگست مسلمانان شہر کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب قاضی فضل الٰہی صاحب امام مسجد مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے اظہار میں منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن کریم مولوی غلام محمد و غلام رسول صاحبان نے مظلومان کشمیر کے حالات اور حکام کشمیر کے مظالم سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ آخر میں بالاتفاق رائے مجوزہ قراردادیں پیش ہو کر پاس ہوئیں ؛

خاکسار غلام محی الدین سکرٹری جلسہ

چک ۵۵۹ ضلع لائلپور میں جلسہ

۱۴ر اگست بصدارت چوہدری دین محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں چوہدری عطاء اللہ صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ چندہ بھی جمع کیا گیا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوگئے۔

خاکسار۔ عمر الدین

چک ۵۷۵ میں جلسہ

۱۴ر اگست یہاں کشمیر ڈے منایا گیا۔ چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں ماسٹر اللہ بخش صاحب نے حالات کشمیر پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو مسلمانان کشمیر کی مکمل امداد کرنے کی تحریک کی۔ چندہ بھی جمع ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ خاکسار۔ برکت علی

تحقیق الادیان

ویدوں کے مصنفین

زمانہ جوں جوں ترقی کرتا جارہا ہے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہورہی ہے۔ کہ ویدوں کو الہامی ماننا بہت بڑی غلطی کا مرتکب ہونا ہے کیونکہ عقلی اور نقلی دلائل سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ گو کسی زمانہ میں وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہوں۔ مگر موجودہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو وید کسی صورت میں بھی خدا کا کلام نہیں بلکہ انسانی تصانیف یعنی رشیوں کی بنائی ہوئی کتابیں ہیں۔ اس حقیقت کا چار و ناچار اقرار بعض ویدک دھرمی پنڈتوں کو بھی کرنا پڑا ہے چنانچہ پنڈت ستیہ برت سام شرما لکھتے ہیں :-

"تتھا چہ اسمت پورو پورشی رشی بھڑ ویداہ پرنیتا اتی دہرودم" (ترئی پری چے صہ۲)

یعنے یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ وید ہمارے گزشتہ بزرگ رشیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔

اسی طرح سنسکرت کے مشہور فاضل پنڈت اکھلانند کوی رتن اپنی کتاب اتھرو وید آلوچنا کے صہ۲ پر وید شاستروں کے حوالے نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں :-

"ہم نڈر ہوکر وید کے مصنفین کو رشی کہتے ہیں"

اُدین آچاریہ اپنی کتاب کسمانجلی کے صہ۴۳ پر لکھتے ہیں :-

"وید انسانی کلام ہے۔ کلام ہونے کی حیثیت سے مہابھارت کی طرح وید انسانی حکایات ہیں" (منقولہ وید کیا چیز ہیں صہ۳)

پنڈت مہیش چندر پرشاد بی۔ اے۔ اپنی کتاب سنسکرت ساہتیہ کا اتہاس جلد دوم صہ۲ میں بعنوان "ویدوں کی پیدائش" لکھتے ہیں :-

"قدیم آریوں کے رسم ورواج رہن سہن کاریگری اور مذہبی خیالات وغیرہ کا ان (ویدوں) میں بیان ہونے کے باعث محققین کے ذریعہ گزشتہ پچاس برس کی بہترین تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ وید کسی خاص زمانہ میں رشیوں کے ذریعہ تصنیف ہوئے۔ اور اس خیال کی تائید میں رگوید میں بہت سے فقرات ملتے ہیں"

برہمانی اسرجے وششٹھ (18/7) یعنے وششٹھ نے وید منتر بنائے

ایم گیرہان داریسیہ (رگوید 166/15 ، ۱) یعنی یہ رچا مان داریہ نے بنائی

گوتمو نویم اتکشت برہم (62/13 ، ۱) یعنے اس نئے وید منتر کو گوتم نے بنایا

برہمانی جن یت دیراہ (32/9 ، ۷) یعنے برہمنوں نے وید منتر تصنیف کئے

اس کے آگے پنڈت صاحب لکھتے ہیں :-

"اب دیکھنا چاہئیے۔ کہ ویدوں کا ظہور کس طرح ہوا۔ کہتے ہیں۔ کہ قدرت کی خوبصورتی نے شروع زمانہ میں آریوں کو بے حد موہت کیا۔ اس کی خوشنمائی سے موہت ہوکر وہ حیران رہ جاتے اور کوئی بھیانک نظارہ دیکھتے۔ تو سہم جاتے۔ اسی طرح آریوں کے شاعر خوبصورت نظاروں کو دیکھکر ان کی تعریف اور خوفناک سین دیکھ کر ان کے دفعیہ کے لئے کئی قسم کے منتر اور تعریفی گیت بناتے تھے جو بعد میں ان کے خاندان میں رائج ہوگئے۔ . . . . ان منتروں میں ان کے دل کے سچے جذبات کا اظہار تھا۔ ویدک لٹریچر کی یہی اولین حالت ہے۔ مذکورہ بالا منتر مختلف وقتوں میں بنائے گئے۔ یاسک اپنی نرکت میں کہتے ہیں۔

"بہت کام رشیر یسیام دیوتا یام ارتھا پتیم اچھن ستتی پریونکتے تت دیوتم سہ منترو بھوتی"

یعنی مال اور اولاد کی خواہش سے رشیوں کے ذریعے جس دیوتا کی جو تعریف کی گئی۔ وہ منتر ہوئی۔ وید سوم کے گرانے کے وقت اور آگ وغیرہ مختلف عجیب وغریب قدرتی طاقتوں کی پوجا کے وقت خوشی اور مختلف کاموں میں جو (منتر) رشیوں کی زندگی سے تعلق رکھتے تھے۔ پڑھے اور گائے جاتے تھے۔ اور پیڑیوں تک اسی طرح محفوظ رہے۔ آہستہ آہستہ وہ اتنے زیادہ ہوگئے۔ کہ انہیں یاد رکھنا مشکل ہوگیا۔ اس لئے بعد میں انہیں مجموعہ کی صورت دی گئی"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ وید ایشور کی طرف سے نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ مختلف موقعوں پر رشیوں نے قدرتی مناظر دیکھکر یا اپنے جذبات قلبی کا اظہار کرنے کے لئے جو منتر اور گیت بنائے۔ وہ پہلے تو زبانی یاد رکھے گئے۔ مگر جب بہت زیادہ ہوگئے تو انہیں کتابی صورت دے دی گئی۔ اور ان کا نام وید رکھ دیا گیا۔ بہرحال ثابت ہوگیا وید الہامی نہیں بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں اور یہ وہ گواہی ہے۔ جو ویدک دھرم کے ایک فاضل پنڈت نے دی ہے۔ مگر ہم اسی پر اکتفا کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ موجودہ ویدوں کے انسانی تصنیف ہونے پر خود ویدکی گواہی پیش کرتے ہیں

رگوید منڈل ۱ سوکت ۴۷ منتر ۲ میں لکھا ہے :-

"کنوا سو دام یدہم کراہ دبتی ادھو ہے تیشام سو شری تو تم ہوم"

یعنے فرزندان کنو رشی تمہارے لئے اس منتر کو بناتے ہیں۔ رشی کی تعظیم کو اچھی طرح سنیں۔

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۶ منتر ۶ میں لکھا ہے :-

"ابو اسے ہری یوجا سوورکت اندر براہمانی گوتما سوا کرن"

یعنے اے گھوڑوں کے جتنے والے اندر۔ آل گوتم نے تیرے لئے دل آویز منتروں کو بنایا ہے۔

رگوید منڈل ۶ سوکت ۳۴ منتر ۵ میں لکھا ہے :-

"اندرائے ستو ترم اتی بھرداجی" یعنی اندر کے لئے ہم نے عقل سے منتر کہا ہے۔

رگوید منڈل ۴ سوکت ۱۶ منتر ۲۱ میں ہے :-

"اکاری تے ہری دو برہم نویم" یعنے اے پاپ کے ناش کرنے والے میں نے آپکے لئے نیا منتر بنایا ہے۔

یہ وید منتر اسبات پر شاہد ناطق ہیں کہ وید خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ مختلف اوقات میں مختلف رشیوں کے بنائے ہوئے گیتوں کا مجموعہ ہے۔

اب ایسے حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں ویدک رشیوں کا یہ اقرار ہے۔ کہ وید انسانی تصنیف ہیں۔

"تانڈیہ براہمن" ۱۱-۳-۲۴ میں لکھا ہے۔

"شیشو رواں گرسو۔ منتر کرتام منتر کرداسیت"

یعنے چھوٹی عمر کا انگرس منتر بنانے والوں کا بھی منتر بنانیوالا ہوا۔ اب جو لوگ انگرا کو ملہم وید بتاتے ہیں۔ وہ اس حوالہ پر غور کریں۔ جس میں صاف طور پر انگرا کو وید منتروں کا مصنف بتلایا گیا ہے۔

اسی طرح برہد دیوتا کا مصنف لکھتا ہے :-

"سمپورنم رشیم واکیم تو سوکتم اتی ابھی دہیتے" (برہد دیوتا ۱۳)

یعنے رشی کے جسقدر اقوال ہوں۔ انہیں سوکت کہا جاتا ہے۔

اس سے ان لوگوں کی تردید ہوگئی۔ جو وید کے سوکتوں کو رشیوں کا نہیں۔ بلکہ ایشور کا کلام کہتے ہیں۔ اور ظاہر ہوگیا۔ کہ ویدوں میں جسقدر سوکت ہیں۔ وہ ویدک دھرمی رشیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ نہ کہ خدا کے نازل کردہ۔

اسی طرح یاسک منی نے اپنی مشہور ویدک لغت "نرکت" میں کئی جگہ وید منتروں کو رشیوں اور بعض دوسرے انسانوں کا قول بتلایا ہے۔ مثلاً یاسک منی ویدک الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ کا پہلا منتر نقل کرتے ہیں جس کا اردو ترجمہ یہ ہے :-

"کافی ہوا دار اور کاری زمین میں پیدا ہوتے۔ بڑے کے پھل جو قمار بازی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ مجھے مست کرتے ہیں بیدار کرنے والا یا سامنجواں پہاڑ پر ہونے والی سوم کی غذا کی طرح مجھکو حوصلہ دلاتا ہے" اس کے بعد لکھتے ہیں "ریشے رکشاں پری دیو نیستی تدارتم ویدیتے" یعنے یہ منتر قمار بازی کے پاسوں سے رشی کا کلام ہے۔ (شوکت ادھیائے ۹ کھنڈ ۸) اب سماجی دوست تو رگوید کے اس منتر کو ایشوری گیان سمجھتے ہونگے۔ مگر نرکت ہی بزرگ اسے رشی کا کلام کہہ رہے ہیں پھر اسی کتاب کے ادھیائے ۳ کھنڈ ۱۱ میں لکھتے ہیں "رشی کُتسو بھوتی کرتا ستو ما نام اتی اوپ منیوہ" یعنے اوپ منیو کے نزدیک رشی کتس ہے کیونکہ وہ منتروں کا بنانے والا ہے۔

یاسک منی کہتے ہیں کہ "اوپ منیوہ" کے نزدیک کتس رشی کا نام رشی کتس ہے۔ کیونکہ وہ منتروں کا بنانے والا تھا۔ چنانچہ کتس کے معنے بنانے والے کے ہیں۔ یہ تمام دلائل ثابت کررہے ہیں۔ کہ وید ایشوری گیان نہیں۔ بلکہ انسانوں کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ د

گرفتارانِ جموں پر حکّام کا تشدد

جیل میں وحشیانہ سلوک عدالت کی انتقام پسندی خطبہ اور نماز جمعہ کی بندش

گرفتاریاں

جموں ۲۱ اگست۔ ۱۸ اگست کو افواہ پھیل رہی تھی۔ کہ کارکنان ایسوسی ایشن گرفتار کر لئے جائیں گے۔ چنانچہ حسب توقع ۱۸ اور ۱۹ کی درمیانی رات کو بارہ بجے سے تین بجے تک گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ تمام گرفتار شدگان اپنے اپنے گھروں میں سو رہے تھے۔ بعض آدمی گھروں پر موجود نہ تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو صبح خود پولیس کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ محمد حسین کپتان ساغر کو رسید حمید اللہ شاہ محمد شفیع وغیرہ اس رات سیالکوٹ گئے ہوئے تھے۔ صبح انہوں نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا بعض آدمیوں کو محض اس بنا پر گرفتار کر لیا گیا۔ کہ وہ بعض قومی کارکنوں کے رشتہ دار تھے۔ مثلاً ساغر صاحب اور چودھری غلام عباس کے والد بھی جو کمزور اور ضعیف العمر تھے گرفتار کر لئے گئے۔ ساڑھے بارہ بجے تک انہیں سٹی تھانہ کی حوالات میں رکھا گیا۔ نہ تو پولیس نے انہیں کھانا دیا۔ اور نہ گھر سے آیا ہوا کھانا کھانے کی اجازت دی۔

وحشیانہ سلوک

ایک بجے دن کے انہیں سنٹرل جیل میں منتقل کیا گیا۔ جہاں ساغر صاحب اور شیخ غلام قادر سکرٹری کو سنگین کوٹھڑیوں میں رکھا گیا۔ اور باقی ساتھی حوالاتوں میں ٹھونس دیئے گئے۔ جن کوٹھڑیوں میں ساغر صاحب کو بند کیا گیا۔ وہ نہایت تنگ و تاریک تھیں۔ اور پیشاب و پاخانہ کی غلاظت سے بھری پڑی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انہیں پاخانہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ فرش کچا تھا اور اوڑھنے بچھانے کے لئے کوئی کمبل وغیرہ نہ دیا گیا۔ اس غیر معمولی تعفن کی وجہ سے دماغ پھٹا جاتا تھا۔ رات کو انہی کمروں کے اندر سونے کے لئے مجبور کیا گیا۔ جہاں چھپکلیاں اور بچھو افراط سے تھے۔ شیخ صاحب کی کوٹھڑی میں سے ایک بڑا لمبا بچھو پایا گیا۔ اس خوف سے سب نے تمام رات کھڑے رہ کر گزاری۔ جب ان کے ساتھ اس وحشیانہ سلوک کی خبر ان کے دوسرے ہمراہیوں کو ملی۔ جو مختلف حوالاتوں میں مقید تھے۔ تو انہوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔ اور مطالبہ کیا کہ جب تک ساغر صاحب اور شیخ غلام قادر کو سنگین کوٹھڑیوں سے نکال کر دوسری جگہ نہ رکھا جائے گا۔ اور انہیں گھر سے آیا ہوا کھانا نہ دیا جائیگا۔ نیز ان کے ساتھ سیاسی قیدیوں کا سا سلوک نہ کیا جائیگا۔ اس وقت تک وہ بھوک ہڑتال جاری رکھیں گے۔ اور ضمانت پر رہا نہیں ہوں گے۔ چنانچہ سب نے دو دن تک بھوک ہڑتال کی۔ اول اول تو حکومت نے پروا نہ کی۔ بلکہ ان کے دوسرے چوبیس ساتھیوں پر طرح طرح کی سختی شروع کر دی چنانچہ کلامی کے علاوہ مسٹر نبی بخش عنصری متعلم یونیورسٹی علی گڑھ کو گھسیٹتے گھسیٹتے اس کا کوٹ پھاڑ دیا۔ آخر جور و ستم کی مشق کے بعد ناچار ان کے پہلے دو مطالبات حکام جیل نے تسلیم کر لئے۔ اور تیسرے امر کے متعلق عدالت کو لکھ دیا۔ ۲۰ اگست کی شام کو انہیں ضمانتوں اور مچلکوں پر آزاد کیا گیا۔

مقدمہ کی سماعت

۲۱ اگست کو ان کا مقدمہ پنڈت مہاراج کرشن سب جج کو جیل کے اندر سماعت کرنا تھا۔ وہ سب صبح سات بجے جیل میں پہنچ گئے۔ کارروائی مقدمہ شروع ہوئی۔ پیروی کے لئے مسلم وکلا پیش ہوئے۔ چودھری نیاز احمد بی۔ اے سٹی جج جموں نرنجن داس سٹی انسپکٹر پولیس، ٹھاکر پنجاب سنگھ، و ٹھاکر بچن سنگھ سب انسپکٹر پولیس استغاثہ کی طرف سے پیش کئے گئے۔ ان کی شہادتیں قلمبند کی گئیں۔ لیکن ملزموں نے اپنی جرح کو محفوظ رکھا۔ مقدمہ کی سماعت میں مجسٹریٹ نے غیر معمولی تاخیر سے کام لیا۔ حتیٰ کہ دانستہ طور پر کچہری کے مقررہ وقت کے خلاف ڈیڑھ بجے تک مقدمہ سنتا رہا۔ جمعہ کا دن تھا۔ متعدد ائمہ مساجد بھی اس مقدمہ میں ماخوذ تھے۔ مسلمان نہایت بے قراری سے جمعہ کے وقت تک شہر میں ائمہ کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ چنانچہ اسی ضرورت کو محسوس کر کے اس پارٹی نے مجسٹریٹ کی توجہ نماز جمعہ کی طرف مبذول کرائی۔ جو نہایت سرد مہری اور بے اعتنائی سے ٹھکرا دی گئی۔

مساجد پولیس کے محاصرہ میں

ڈیڑھ بجے کے بعد شہر میں واپسی پر معلوم ہوا۔ کہ تمام مسجدیں پولیس فوج اور رسالہ کے محاصرہ میں ہیں۔ اور مسجدوں میں ایک حسرت ٹپک رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ خانہ خدا جن میں کل تک خدائے واحد کی عبادت ہوا کرتی تھی۔ آج بت کدہ بنا دی گئی ہیں۔ رسالہ اور پولیس کے مظالم سے مسلم پبلک سخت خوف زدہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل جموں شہر کی کسی مسجد میں نماز جمعہ ادا نہیں ہو سکی۔ عام مشہور کر دیا گیا تھا۔ کہ خطبہ جمعہ بند ہے۔ اور دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ دو تین آدمیوں سے زیادہ اکٹھے ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مسجدوں میں داخل ہونے کی سخت ممانعت تھی۔ ہندو دوکاندار پولیس اور فوج کی سوڈا برف، مٹھائی، فروٹ وغیرہ ہر قسم اشیاء خوردنی سے خاطر کر کے مسلمانوں کے خلاف اُکساتے تھے۔

پنڈت ہری کشن کول کا عہد حکومت

سرینگر۔ ۱۹ اگست جس روز سے پنڈت ہری کشن کول جو ہندوستان کے ہندوؤں کی طرف سے کشمیر میں نمائندہ ہو کر آنے والے تھے۔ لیکن راجہ دیا کشن کول جو صاحب موصوف کے چھوٹے بھائی مگر رسوخ کے لحاظ سے بہت بڑے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ ان کی ہمت سے وزیر اعظم ریاست جموں ہوئے۔ ان کے مذہبی تعصب کا یہ حال ہے۔ کہ باوجود بہت سی انگریزی دعوتوں میں شامل ہونے کے کبھی انہوں نے ٹیبل سے ایک ذرہ بھی نہیں کھایا۔ اس مذہبی تعصب کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ وہ ذات کے پنڈت اور ایک بڑے کٹر مہا سبھائی کے داماد ہیں۔ ریاست میں تشریف لاتے ہی انہوں نے ان ہدایات پر عمل کرانا شروع کر دیا ہے۔ جو پنڈت مدن موہن مالوی مہاراجہ کشمیر کو ذاتی ملاقات کے وقت دے گئے تھے۔ لائحہ عمل تو ریاست میں موجود تھا۔ مگر اس پر عمل کرانے والا کوئی وزیر نہ تھا۔ اب کشمیر کے پنڈتوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ مہاراجہ کشمیر کے عہدیداروں نے جب خالص ہندو ملٹری سپاہی شہر میں متعین کئے۔ تو انہوں نے بغیر کسی گناہ کے مسلمانوں سے جو سلوک کیا وہ اخبارات کے صفحات پر آ چکا ہے۔ لیکن ابھی ان ظالم پنڈتوں کی ہوس پوری نہیں ہوئی۔ کل بروز منگل محلہ خانقاہ سوختہ (یہ خانقاہ بھی حکومت کے قبضہ میں ہے۔) متصل مکان پنڈت شام لال ایک عورت کے سر پر ساگ کی ٹوکری اور گود میں لڑکی تھی۔ پاس کے مندر سے دو پنڈت لڑکے نکل آئے۔ جب دیکھا کہ ارد گرد کوئی مسلمان نہیں ہے۔ تو مسلمان عورت کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کا کرتہ بھی پھاڑ کر اس کو برہنہ کر دیا۔ اس پر ایک مسلمان نوجوان آ گیا۔ اس نے عورت کو چھڑایا۔ پھر اس نے پنڈت شام لال سے کہا۔ آپ ایک شریف آدمی مانے جاتے ہیں۔ کیا آپ یہ شہادت جسٹس دلال کے پاس دینگے۔ مگر پنڈت صاحب ادھر ادھر کی باتیں بنانے لگے۔ نوجوان نے کہا آپ نے تو یہ سارا معاملہ دیکھا ہے۔ آپ کو سچی شہادت سے کیوں گریز ہے۔ اگر آپ نے اس کا ذکر دلال کے سامنے نہ کیا۔ تو آپ کی سب عزت جو ہمارے دل میں ہے۔ جاتی رہے گی۔ اور پھر ہم اس بات کے

۴ یقین کرنے پر مجبور ہونگے۔ کہ آپ مسلمان مردوں اور عورتوں کو مرواتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کل جو عورت دریا پر وہ نکلی ہے۔ جسکو کسی نے سر پر ضرب لگا کر مارنے کے بعد دریا میں ڈبو دیا۔ ایسے ہی لڑکوں کا کارروائی ہے [illegible]

سرینگر کا خونیں حادثہ اور جلیانوالہ باغ کا واقعہ

مظالم کشمیر کی داستان کچھ ایسی خونچکاں داستان ہے۔ کہ اس کی مثال مہذب اقوام کی تاریخ تو درکنار کسی وحشی سے وحشی قوم کی تاریخ بھی پیش نہیں کر سکتی۔ حکومت کشمیر نے نہتے اور بیکس کشمیری مسلمانوں پر وہ ظلم و ستم کئے ہیں۔ کہ انسانیت اس پر خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ اس بیداری کے زمانہ میں ہر قوم اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ کشمیری مسلمان جو مدتوں سے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے۔ خواب گراں سے بیدار ہو کر اپنے حقوق کے طالب ہوئے۔ مگر ڈوگروں کی سفاک حکومت نے ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جو درندے بھی دوسرے کمزور اور ضعیف جانوروں پر نہیں کرتے۔

آج سے تقریباً بارہ برس پیشتر اسی قسم کا ایک ڈراما جلیانوالہ باغ کی اسٹیج پر بھی کھیلا گیا تھا۔ مگر بحیثیت سفاکی اور بربریت کے لحاظ سے کشمیر کا واقعہ جلیانوالہ باغ سے کئی گنا بڑھا ہوا ہے جیسا کہ ذیل کے چند واقعات سے ظاہر ہے:۔

(۱) جلیانوالہ باغ کا مجمع سیاسی حقوق کے مطالبہ اور ایک ظالمانہ قانون کی تنسیخ کے لئے تھا۔

کشمیر کا مجمع ایک مذہبی مقدمہ کی کارروائی سننے اور ایک پردیسی مظلوم مسلمان کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے تھا۔ یہ یاد رہے۔ کہ اس قسم کے مجمعے پنجاب کے شہروں میں روزانہ ہوتے ہیں۔ مگر حکومت برطانیہ جو بقول گاندھی جی ایک شیطانی حکومت ہے۔ "کبھی ایسے اجتماعات کو خلاف قانون قرار دیکر ان پر گولیاں تو درکنار لٹھ تک نہیں چلاتی۔ یہ شرف حکومت کشمیر ہی کو حاصل ہے۔ کہ اس نے ایک پر امن مجمع پر گولی چلا کر مہذب دنیا پر واضح کر دیا۔ کہ حکومت کشمیر انصاف حق پرستی رواداری۔ اور شرافت کے اصول سے سراسر مبرا ہے

(۲) جلیانوالہ باغ کے زخمیوں کو لاریوں میں سوار کر کے سرکاری ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ جہاں انکی مرہم پٹی کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا۔

مظلومین کشمیر گولی چلنے کے بعد خاک و خون میں لوٹتے رہے۔ اور ان میں سے اکثر سسک سسک کر وہیں ٹھنڈے ہو گئے۔ مگر ڈوگرہ حکومت کو ذرا رحم نہ آیا۔ لاریاں تو درکنار انہیں طبی امداد سے بھی محروم رکھا گیا۔ سرکاری ہسپتال کے دروازے ان پر بند کر دیئے گئے۔ اور جب انہیں مشن والوں نے اپنے ہسپتال میں داخل کر لیا۔ تو ڈوگرہ حکومت کے کل پرزوں نے بجلی کی روشنی گل کر دی۔ تاکہ ان کی مرہم پٹی اور تیمارداری نہ ہو سکے۔ حالانکہ ریاست کا ہسپتال جس خزانہ کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔ اس میں فیصدی پچانوے روپیہ کشمیری مسلمانوں کا ہے۔

(۳) جلیانوالہ باغ کے مقتولین میں کوئی بچہ ایسا نہ تھا۔ جسکی عمر بارہ برس سے کم ہو۔

مقتولین کشمیر میں تین تین سال کی معصوم بچیاں اور چار چار سال کے معصوم بچے بھی تھے۔ جو ڈوگرہ حکومت کی استبداد پسندی کا شکار ہوئے۔

(۴) جلیانوالہ باغ میں گولی چلانے سے پیشتر مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ بعد میں گولی چلائی گئی۔

ڈوگرہ حکومت نے دور اندیشی کی تمام باتوں کو بالائے طاق رکھ کر مجمع کو منتشر کرنے کے لئے بسم اللہ ہی گولی سے کی۔ اور بعد میں سواروں اور فوجوں کو تین دن تک غریب مسلمانوں کو لوٹنے اور قتل کرنے کے لئے شہر میں چھوڑ دیا۔ وہ غریب اور بے کس لوگوں کو گھروں سے نکال نکال کر مارتے تھے اور ان کی لاشوں کو دریا میں بہا دیتے تھے۔

(۵) جلیانوالہ باغ کی خونریزی کے بعد حکومت برطانیہ نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر کے انسانیت سوز جنرل ڈائر کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا۔

حکومت کشمیر نے جس کے راجہ کا مذہب انصاف ہے۔ نہتے۔ پر امن اور کمزور کشمیریوں کو خاک و خون میں لوٹانیوالے فرعون مزاج آریہ سماجی گورنر کو ابھی تک برسر اقتدار رکھا ہوا ہے اور بعض حلقوں میں یہ مشہور ہے۔ کہ عنقریب ایسے کسی اعلیٰ عہدے پر فائز کیا جائیگا۔ واقعی انصاف کا تقاضا یہی ہے۔

(۶) جلیانوالہ باغ کے مقتولین کے ساتھ ہر مذہب و ملت کے آدمیوں نے اخلاقی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور ان کے پسماندگان کو ہر قسم کی مالی امداد بھی بہم پہنچائی۔

مقتولین کشمیر کے ساتھ وہ قوم جو آج سوراج سوراج پکارتی پھرتی ہے۔ اور آزادی کی اجارہ دار بنی بیٹھی ہے ناروا سلوک کر رہی ہے۔ انہیں بدنام کرنے کے لئے نئے نئے الزامات تراشتی ہے۔ اور کذب و بہتان سے کام لیکر انہیں ابتدائی حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

(۷) جلیانوالہ باغ کے واقعات کو جائز قرار دینے کے لئے کہا جاتا تھا۔ کہ سفید خون خطرہ میں تھا۔ اور ہندوستانی تشدد آمیز کارروائیوں پر اتر آئے ہیں اس لئے حکومت کا اقتدار قائم رکھنے کے لئے سیاہ فام انسانوں کے خون کی بھینٹ چڑھائی گئی

کشمیر میں ڈوگرہ حکومت کے پاس اس قسم کی کوئی وجہ موجود نہیں تھی۔ جس سے وہ اپنے آپ کو گولی چلانے میں حق بجانب ثابت کر سکتے۔ انہوں نے مجمع پر ایسے وقت میں گولی چلائی۔ جب ان میں سے اکثر خدا کے حضور سربسجود ہو کر فریضۂ نماز ادا کر رہے تھے۔ اور کشمیری خون بہانے والے گورے سپاہی نہیں۔ بلکہ ان کے ہم رنگ بھائی بند ہیں۔

ان حالات کے ہوتے ہوئے۔ کیا حکومت کشمیر اپنے آپ کو انصاف پسند اور مہذب کہہ سکتی ہے اور کیا وہ اپنی بربریت کے لئے کوئی ایسی تاویل پیش کر سکتی ہے۔ جو خون مظلومین کی پردہ داری کر سکے ہرگز نہیں۔ وقت آئیگا جب پاپ کا گھڑا خود بخود پھوٹ جائیگا ؎

قریب آیا ہے روز محشر چھپے گا احوال قتل کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

مہاراجہ صاحب کشمیر اور وزیر اعظم کی توجہ کے قابل

مہاراجہ صاحب کے اس اعلان کی کہ میرا مذہب انصاف ہے حقیقت دنیا پر ظاہر ہو گئی اب اس تازہ اعلان کی تو کچھ عزت کرائی جائے۔ جو اس طرح کیا تھا۔ کہ انکوائری کمیشن کے سامنے بیان دینے والا ملازم اس کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ اس سے پہلے برک انداز جیل کو سچی شہادت دینے پر تنزل کر کے تبدیل کر دیا گیا۔ اب شعبان آہنگر ملازم جیل اس جرم میں علیحدہ کیا گیا۔ کہ اس نے سچی شہادت دی۔ کیا یہی قیمت آپ کے اعلان اور وعدوں کی ہے۔ وعدہ وفائی سے وقار بڑھتا ہے۔ اور وقار سے عزت۔ اگر سچی عزت چاہتے ہو۔ تو وعدہ وفا کرو۔ اسی طرح حبیب اللہ سٹیٹ سیکرٹری کے دفتر کا آدمی شہادت دینا چاہتا تھا۔ مگر مذکورہ آدمیوں کے حالات سے متاثر ہو کر (مرعوب) ہو گیا۔ اور اب اصلی واقعات بتانا نہیں چاہتا۔

(نامہ نگار)

وصیت نمبر ۲۲۸۷

میں برکت علی ولد رحم علی قوم ارائیں ساکن سرائے عالمگیر۔ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۸ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ::

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۔/۲۵ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ::

العبد :۔ برکت علی ہیڈ کنسٹیبل ۲/۸۰ پولیس تھانہ والبندین ضلع چاغی بلوچستان

گواہ شد۔ فیض محمد شیخ گارڈ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ حال والبندین بلوچستان :: گواہ شد عابد علی ولد شیخ اصغر علی ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ حال والبندین۔ بلوچستان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۱۵ راگست کو مہاراجہ کشمیر سے ایک مسلم وفد نے ملاقات کی۔ جس نے ان غلط فہمیوں کے متعلق جو غیر مسلم ایجنسیوں نے مہاراجہ صاحب کے دل میں پیدا کر رکھی ہیں اور باہمی تعلقات کے متعلق ایک بیان دیا تھا۔ جس کا جواب ۱۴ راگست مہاراجہ صاحب نے دیا ہے۔ جس میں اپنی مسلمان رعایا کی وفاداری پر پورا یقین ظاہر کرتے ہوئے سوائے مطالبات سننے پر آمادگی ظاہر کرنے کے اور کوئی بات ایسی نہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے اطمینان کا باعث ہو سکے۔ مسلم وفد کی پیش کردہ ہر جات کو غلط قرار دینے اور بالآخر قوت اور طاقت استعمال کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ امید نہیں۔ کہ موجودہ ناخوشگوار حالت میں اس سے کچھ بھی اصلاح پیدا ہو سکے ؛

—— جھنگ جیل میں ایک سو سے زیادہ قیدی انفلوئنزا سے بیمار ہیں۔ اور کئی ایک مر چکے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر اور سول سرجن نے سفارش کی ہے کہ جو قیدی قابل اطمینان ضمانتیں دے سکیں۔ انہیں ضمانتوں پر رہا کر دیا جائے ؛

—— فسادات ڈیرہ اسماعیل خاں کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جس کے صدر سشن جج پشاور اور ایک ہندو اور ایک مسلمان ممبران ہیں

—— جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں خبر دی جا چکی ہے۔ ۲۴ راگست کی دوپہر کو انگلستان کی لیبر حکومت نے اپنا استعفیٰ ملک معظم کے پیش کر دیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے کہ مسٹر رامزے میکڈانلڈ بدستور وزیر اعظم رہیں گے۔ اور لیبر حکومت کے بجائے ایک قومی حکومت قائم کریں گے۔ جس میں لبرل۔ کنسرویٹو۔ اور لیبر تینوں پارٹیوں کے نمائندے ہوں گے۔ ابھی تک قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جدید حکومت کی ترکیب میں مختلف پارٹیوں کی حیثیت کیا ہو گی۔ عام خیال ہے۔ کہ جدید حکومت پانچ چھ ہفتوں سے زیادہ نہیں چل سکے گی۔ اس لئے کہ پارلیمنٹ کے چھ سو پندرہ ارکان میں سے لیبر پارٹی کے کم و بیش دو سو ارکان اس کی مخالفت کریں گے۔ اور مسٹر میکڈانلڈ انہیں اپنا ہم خیال نہیں بنا سکیں گے۔ اس صورت میں اکتوبر میں عام انتخاب ہو گا۔ عام انتخاب میں لیبر پارٹی کا اپنی موجودہ حیثیت کو برقرار رکھنا مشکل ہے اور غالباً حکومت کنسرویٹو پارٹی کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ سر سموئیل ہور وزیر ہند ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاست جے پور کے حکام نے ایک گاؤں رام گڑھ میں ایک مسجد کی مسماری کا حکم دیدیا ہے۔ مسلمان سخت جوش میں ہیں۔ اور مسجد کے سامنے ستیہ گرہ کر رہے ہیں۔ بلکہ احتجاج کے طور پر ریاست کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کی طرف سے انہیں سخت تکالیف دی جا رہی ہیں۔ ان کا انسانیت سوز مقاطعہ کر رکھا ہے۔ کام کاج سے محروم کر دیا ہے۔ مکانوں اور دوکانوں سے نکال دیا ہے۔ حتیٰ کہ کنوؤں سے پانی تک نہیں لینے دیتے ؛

—— ہانکو (چین) کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ دریائے ینگسی میں طغیانی سے قریباً بیس لاکھ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور پچاس لاکھ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ تیس لاکھ مربع میل رقبہ زیر آب ہے۔ نعشوں کو ٹھکانے لگانے والا کوئی نہیں۔ سخت امراض بھی پھیل رہی ہیں ؛

—— لاہور کے مولوی فیروزالدین صاحب جو انگریزی اخبار "دی ایسٹرن ٹائمز" نکالنا چاہتے تھے۔ اس کی اشاعت فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ مسلم آؤٹ لک کے مالک بعض مسلم ورنیکلر اخبارات کے مالکان کو لے کر ان کے پاس گئے۔ اور درخواست کی۔ کہ نیا اخبار نکلنے سے مسلم آؤٹ لک کو جو پہلے ہی مالی مشکلات میں ہے سخت نقصان پہونچے گا۔ اس لئے جب تک اس کی حالت درست نہ ہو جائے آپ اپنا اخبار جاری نہ کریں۔ مالک مسلم آؤٹ لک کے اس وعدہ پر اعتماد کرتے ہوئے کہ وہ آئندہ اخبار کو مسلمانوں کی توقعات کے مطابق چلائیں گے۔ مولوی صاحب نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ حالانکہ وہ اس کے ابتدائی انتظامات پر بہت کچھ خرچ کر چکے تھے ؛

—— ۲۵ راگست کی صبح کو کوئٹہ میں زلزلہ کے چودہ جھٹکے محسوس ہوئے۔ جن میں سے دو بہت سخت تھے۔ کئی مکانات کو نقصان پہونچا۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا ؛

—— پٹنہ کے قریب واقع ایک جاگیر کی مالکہ نے جو مسلمان ہے۔ اپنے کاشتکاروں اور مزارعین کی اقتصادی مصائب کے پیش نظر رقم اجارہ کا قریباً دو لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔ حکومت اور والیان ریاست کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے

—— کلکتہ کارپوریشن کے وکیل کو اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہ اس نے اس جلسہ کی صدارت کی تھی۔ جو ایک انسپکٹر پولیس کے قاتل کی سزائے پھانسی کی مذمت کے لئے منعقد ہوا تھا ؛

—— ڈسکہ کے گوردوارہ کے قضیہ کے متعلق ہندو لیڈروں سے بات چیت کرنے کے لئے ماسٹر تارا سنگھ صاحب شملہ گئے تھے۔ آپ ۲۵ کو ناکام امرتسر واپس آ گئے۔ کیونکہ اس جھگڑے کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا ؛

—— معلوم ہوا ہے سری نگر میں مسلم رہنماؤں کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ اور قریباً ساٹھ معززین گرفتار کر لئے جائیں گے۔ تشدد کی انتہا ہو رہی ہے ؛

—— ڈھاکہ سے ایک ہندو گریجوایٹ لڑکی نارائن گنج پہنچی۔ پولیس نے شبہ کی بناء پر اس کی تلاشی لینا چاہی۔ مگر تلاشی شروع ہونے سے قبل وہ ایک خط چبا کر نگل گئی ؛

—— سراج گنج کے قریب دریا میں ایک کشتی الٹ جانے سے ایک درجن آدمی ڈوب گئے ؛

—— بنگال کے بعض علاقوں میں سیلاب نے تباہی مچا رکھی ہے لیکن حیدرآباد سندھ میں خشک سالی کی وجہ سے سخت قحط پڑا ہوا ہے اور لوگوں کی حالت ناقابل رحم ہو گئی ہے ؛

—— اخبار لبرٹی کا نامہ نگار بمبئی سے لکھتا ہے۔ کہ گاندھی جی کی تجاویز کی منظوری میں اس وجہ سے بھی دقت پیش آ رہی ہے کہ انہیں منظور کئے جانے کی صورت میں گورنر بمبئی نے استعفیٰ کی دھمکی دی ہے ؛

—— مالی مشکلات کے پیش نظر حکومت میسور نے ۱۴۴ کنسٹیبل اور ۱۲ سب انسپکٹر نکال دئے ہیں۔ اور اس طرح ۳۰۰۰ روپیہ کی بچت کر لی ہے ؛

—— سر سید کے پوتے سید راس مسعود صاحب کو ریاست حیدرآباد کی وزارت سیاسیہ کا منصب پیش کیا گیا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے موجودہ منصب یعنی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی وائس چانسلری پر رہ کر اپنے دادا کی یادگار کی خدمت کرتے رہیں گے ؛

—— ۱۵ راگست کی صبح کو کانپور میں بعض سیاسی مجرموں کو پھانسی دینے اور ایک محلہ میں ہندو مسلم فساد کی غلط افواہیں پھیل گئیں۔ افسران بالا کو بھی اطلاع ہو گئی۔ انہوں نے شہر میں مسلح پولیس کھڑی کر دی۔ اور مشین گنیں لگوائیں۔ جس سے بدامنی رک گئی ؛

—— سری نگر ۲۵ راگست۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فسادات سری نگر کی تحقیقاتی کمیٹی کی شہادتیں ۲۸ راگست کو ختم ہو جائیں گی۔ اور کمیٹی کی رپورٹ ۸ ستمبر کو شائع ہو جائے گی ؛

—— سری نگر ۲۵ راگست۔ مسٹر ویکفیلڈ کچھ عرصہ سے فارن اینڈ پولیٹیکل محکمہ کے انچارج تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب ان سے اس کا بھی چارج لے لیا گیا ہے۔ اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے منسٹر بنائے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جس سرکاری بنگلہ میں وہ رہتے تھے وہ خالی کرا لیا گیا ہے ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا